اداریہ

عہد کی پاسداری

قیام پاکستان سے لے کر آج تک ہم آزادی کی ۵۴ بہاریں دیکھ چکے ہیں۔ ہر سال ماہ اگست میں جشن کا سا سماں ہوتا ہے۔ مختلف رنگارنگ تقاریب 'کانفرنسیں' سیمینار منعقد کی جاتی ہیں اور راتوں کو چراغاں کیا جاتا ہے اور لاکھوں روپیہ آزادی کے نام پر صرف کیا جاتا ہے۔ سرکاری دانشور اسے تجدید عہد کا نام دیتے ہیں۔

یہ عہد کیا ہے ؟ جس کی تجدید ہر سال کرنی ہوتی ہے اور ہم کس حد تک اس عہد کی پاسداری کرتے ہیں اور اس عہد کے ہماری زندگی پر کیا اثرات ہیں ؟ یہ چند سوالات ایسے ہیں۔ جو غور وفکر کے متقاضی ہیں۔

دو قومی نظریہ ایک ایسا فار مولا تھا۔ جس کی بنیاد پر بر صغیر کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا اور مسلمانوں نے اس عہد کے ساتھ الگ وطن حاصل کیا کہ وہ یہاں اپنے نظریے کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ اسلام ہی وہ نظریہ اور فلسفہ حیات تھا۔ جس کی عملی شکل دیکھنے کے لئے لوگوں نے بے پناہ قربانیاں دیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ عہد کیا کہ الگ وطن میں ہم اسلام کو مکمل نافذ کریں گے اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں اس کی عملی تعبیر پیش کریں گے۔

یہی وہ عہد ہے جس کو ہم آج تک پورا نہ کر سکے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایفائے عہد کے کیا تقاضے ہیں ؟ ہم ہر سال اس کی تجدید کر کے بد عہدی کے مرتکب ہوتے ہیں اور پورا سال اپنی من مانی کرتے ہیں۔ عہد کا تمسخر اڑاتے ہیں اور خود ہی دو قومی نظریے اور فلسفے کی نفی کرتے ہیں۔

فرنگیوں کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے کیلئے بڑی جدوجہد کی اور اس کی بھاری قیمت بھی ادا کی۔ لیکن بد قسمتی سے اپنی سوچ اور فکر کو ان سے آزاد نہ کرا سکے اور آج بھی یہ احساس موجود ہے کہ اگر ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ معاشی عروج چاہتے ہیں۔ تو فرنگیوں کے نظام کو دل وجان سے قبول کر لیں۔

آزادی کے بعد یہاں انقلابی تبدیلیاں آنی چاہئے تھیں۔ خصوصاً تعلیم 'معیشت' نظام عدل وغیرہ میں تو اس تبدیلی کو نمایاں طور پر محسوس کیا جانا چاہئے تھا۔ تاکہ ایسے رجال کار تیار ہوتے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لیتے اور اسے منزل مراد تک پہنچاتے اور اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کی تکمیل کرتے۔

لیکن بد قسمتی سے نصف صدی گزر چکی ہم غلامانہ ذہنیت سے آزاد نہ ہو سکے اور آج بھی اسی فرنگی نظام میں الجھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اس نظام کے تحت محکوموں کو باسانی غلام بنایا جا سکتا ہے اور طویل مدت تک بلکہ نسل در نسل یہ غلامی کا طوق گلے میں ڈال کر رکھا جا سکتا ہے۔ پاکستان کی موجودہ افسر شاہی اسکی زندہ مثال ہے۔ پوری خون پسینے کی کمائی سے ٹیکس دیتی ہے اور افسران بالا اس پر بڑی ڈھٹائی سے گلچھرے اڑاتے ہیں۔ ان کی بلا سے کہ روپیہ کہاں سے آتا ہے۔ انہیں آسائش 'آرام اور مراعات چاہئے تو وہ مل رہی ہے اور پوری قوم غلاموں کی طرح حکمران کی خدمت میں نذرانہ پیش کر رہی ہے۔ قیام پاکستان کے اہداف بڑے واضح ہیں۔ لیکن ان کو

حاصل کرنے کے لئے آج تک کوئی صحیح اقدام نہ اٹھائے جاسکے۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ وہ لوگ یہاں حکمران ہیں۔ جن کی تعلیم و تربیت آج بھی فرنگی کر رہا ہے اور یہ لوگ ان کے تابع فرمان اور وفادار ہیں اور پوری قوم کو ان کا باجگزار بنایا ہوا ہے۔ ان میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں۔ جو فکری اعتبار سے اسلام کے خلاف ہیں اور پاکستان کو نظریاتی ملک تسلیم بھی نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دن رات پاکستان کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور اس کی بنیاد کو کھوکھلا کرنے کی کوئی مہلت ضائع نہیں کرتے۔ انہوں نے کمال مہارت سے پاکستان کے قیام کے اصل مقاصد سے لوگوں کی توجہ ہٹادی ہے اور انہیں معاشی، معاشرتی مسائل کی دلدل میں دھکیل دیا ہے۔ لوگ فکر معاش، حصول انصاف، مسائل کے حل میں اس قدر الجھ گئے ہیں کہ وہ سب کچھ بھول گئے۔ انہیں قیام پاکستان کے وقت کیا گیا عہد بھی یاد نہیں۔

حالانکہ دوسری اقوام کے مقابلے میں یہ ایک زندہ جاوید فکر کے ممالک ہیں۔ وہ دنیا کا بہترین فلسفہ حیات رکھتے ہیں۔ جس میں معاشی خوشحالی، عدل وانصاف امن وامان اخوت و مساوات کی مکمل ضمانت موجود ہے۔

پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرنے والا ایک نظریاتی ملک ہے۔ اس کی اساس انتہائی مضبوط ہے۔ اس کا نظام وحی الٰہی کے ذریعے ملنے والی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ جس میں انسانی ترقی فلاح و بہبود کے سنہری اصول موجود ہیں اور دشمنان اسلام اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اگر مسلمانوں نے اس نظام کو اپنالیا اور عملی زندگی میں اس کو نافذ کر لیا۔ تو پھر دنیا کی کوئی طاقت انہیں کمزور نہیں کر سکتی اور نہ ہی ان کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

لہٰذا ایسی سازشیں روز اول سے شروع کی گئی اور ایسے افراد اس قوم پر مسلط کیے گئے۔ جو بظاہر بڑے خیر خواہ اور وطن کے وفادار نظر آتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ اس کی اساس کے خلاف قدم اٹھاتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج پاکستان اپنے اہداف سے کوسوں میل دور دھکیل دیا گیا۔ اصل عہد تو ہم بھول گئے۔ گہری سازشوں ہی کے نتیجہ میں ہمارا ایک بازو کاٹ دیا گیا اب ہم دوسرے کو بچانے کی فکر میں ہیں۔ اس وطن کو معاشی اعتبار سے اس قدر کمزور کر دیا گیا کہ ہم ان لوگوں کے رحم و کرم پر ہیں۔ جن سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے بے پناہ قربانیاں دی تھیں۔

اب پھر ماہ اگست سایہ فگن ہے۔ 14 اگست کو یوم آزادی بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ مختلف سرکاری و غیر سرکاری تقاریب ہوں گی۔ چراغاں بھی ہوگا اور تجدید کا اعلان بھی ہوگا۔

لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اس عہد کی صرف تجدید نہ ہو بلکہ اب وقت آگیا ہے کہ عہد کو عملی شکل دی جائے اور قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کی جائے۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے وفد کی برطانیہ روانگی

برطانیہ (برمنگھم) سالانہ دوروزہ اسلامی دعوت کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس میں پاکستان، سعودی عرب اور دیگر اسلامی ممالک سے علماء کرام تشریف لاتے ہیں۔ کانفرنس اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوتی ہے۔

امسال کانفرنس 5-6 اگست کو منعقد ہو رہی ہے۔ جسمیں پروفیسر ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان، جناب میاں نعیم الرحمان طاہر رئیس الجامعہ السلفیہ، جناب چوہدری محمد یٰسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ، حاجی عبدالرزاق سابق ایم۔ پی۔ اے اور دیگر احباب شرکت فرمارہے ہیں۔ جو مورخہ 3 اگست کو انشاء اللہ روانہ ہو جائینگے۔ جہاں وہ بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب فرمائیں گے۔ وہاں دیگر دعوتی و تبلیغی و جماعتی پروگراموں میں بھی شرکت کریں گے اور کئی اہم شخصیات سے ملاقات بھی کریں گے۔